سوال

(479) غیر موجود کی طرف سے قربانی کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا غائبانہ طور پر کسی شخص کی طرف سے قربانی کی جاسکتی ہے جبکہ دوسرے شخص کو اس کا علم بھی نہ ہو، قرآن وحدیث میں اس کے متعلق کیا ہدایات ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

اپنے علاوہ کسی زندہ شخص کی طرف سے قربانی کی جاسکتی ہے جیسا کہ حدیث میں ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی تھی۔[1] جس زندہ کی طرف سے قربانی کی جائے اسے بتانا یا اس کے علم میں لانا ضروری نہیں کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم منیٰ میں خیمہ زن تھے کہ میرے پاس گائے کا گوشت لایا گیا، میں نے اس کے متعلق دریافت کیا تو مجھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے گائے کی قربانی دی ہے۔[2] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زندہ افراد کی طرف سے قربانی کی جاسکتی ہے، ایک دوسری حدیث میں بھی کی اس وضاحت ہے۔ حضرت عطاء بن یسار کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے قربانی کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں آدمی اپنی طرف سے اور اپنے اہل خانہ کی طرف سے ایک بکری ذبح کرتا تھا جسے وہ یعنی اہل خانہ خود بھی کھاتے اور دوسروں کو بھی کھلاتے تھے۔[3]

بہر حال شریعت میں یہ مسئلہ ثابت ہے کہ اگر کوئی شخص، زندہ افراد یعنی گھر والے یا دوست احباب کی طرف سے قربانی کرنا چاہے تو کر سکتا ہے اور جس کی طرف سے قربانی کی جاتی ہے اسے علم ہونا ضروری نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] صحیح بخاری، الاضاحی: ۵۵۵۹۔

[2] صحیح بخاری: ۵۵۴۸۔

[3] ترمذی، الاضاحی: ۱۵۰۵۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ اصحاب الحدیث](#)

جلد:3، صفحہ نمبر:402

محدث فتویٰ